احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 40

منگل 6 اکتوبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

منگل 6/اکتوبر 2009ء 16 شوال 1430 ہجری 6 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 225

دعا کا دروازہ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کیلئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر:3471)

صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ خدا کے آگے جھک جائیں تا ایمان میں لغزش نہ آئے

دعا میں اضطراب قبولیت دعا کی علامت ہے

خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کیلئے خود پاک ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2/اکتوبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2/اکتوبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 154 تا 158 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کی بعض صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مومن ابتلاؤں اور مصائب میں پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ ان کے ایمان مضبوط ہوتے ہیں۔ ان آیات میں صبر کے لفظ کی تشریح بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ صبر کے چار معنے ہیں ایک تکلیف پہنچنے پر شکوہ شکایت نہ کرے۔ بعض دفعہ ان شکووں کی وجہ سے انسان خدا سے دور ہوجاتا ہے۔ دوسرے معنے ثبات قدم کے ہیں تیسرے معنے ثابت قدم رہتے ہوئے خدا کے حکموں پر عمل کرنا ہے اور چوتھے معنے نواہی سے بچنا ہے۔

حضور انور نے صلوٰۃ کے معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز، دعاؤں اور بکثرت ذکر الٰہی کرنے سے صبر ملتا ہے۔ نیز دینی امور کی طرف توجہ کرنا بھی صلوٰۃ میں داخل ہے۔ اسی طرح بکثرت درود شریف پڑھنا چاہئے۔ ابتلاؤں کے دور میں خدا تعالیٰ کا ذکر اور دعاؤں سے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ خدا تعالیٰ پر ہر مومن کو ایمان ہوتا ہے اور اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ ابتلاؤں سے نجات دلانے والا اور ثبات قدم عطا کرنے والا ہمارا خدا ہے۔ جب یہ یقین ہوگا تو اس سے عاجزی اور انکساری پیدا ہوگی اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ یاد رکھیں کہ خدا ماں سے بڑھ کر اپنے بندوں سے پیار کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کی طرف جھک جاؤ۔ خدا کے بندے بن جاؤ اور خدا کی بندگی کا حق اس وقت ادا ہوگا جب ابتلاؤں کے دور میں ایمان میں لغزش نہ آئے۔ بلکہ خدا کی طرف توجہ زیادہ ہو۔ جب مصائب اور تکلیفات بڑھ جائیں تو اس وقت عبادتوں اور صبر کے معیار میں بھی بہتری آنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ پاک ہے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کیلئے خود کو پاک کرنا بھی بہت ضروری ہے اور دلوں کی پاکیزگی خدا عطا فرماتا ہے۔ پس دعاؤں میں ایک خاص اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اضطراب کی کیفیت میں کی گئی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو قومیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کیلئے تیار ہوتی ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ جماعت احمدیہ نے بھی قربانی کی ادائیں سیکھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے دور سے آج تک قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جب بھی کوئی ابتلاء آتا ہے۔ احمدیوں کے خطوط مجھے ملتے ہیں۔ جو اخلاص محبت اور وفا کے عہد سے بھرے ہوتے ہیں۔ پس ہم نے کمزوری نہیں دکھانی۔ دعاؤں اور صبر سے کام کرتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں کامیابی عطا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ثابت قدم رہنا اور انجام کا انتظار کرنا اور ہر مصیبت پر صبر کرنا یہی احمدی کا وصف ہے اور صبر یہی ہے کہ دکھ محسوس کرو۔ لیکن اپنے ہوش وحواس کو کھونے نہیں دینا۔ شکوے نہیں کرنے۔ مال، اولاد اور جانیں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ اس کی عطا کی ہوئی نعمتیں ہیں وہ جب چاہے واپس لے لے۔ یہ اس کا حق ہے کیونکہ اس کے بدلے میں وہ بہتر زندگی کا وعدہ کرتا ہے۔ یاد رکھیں یہ عارضی تکلیفیں ہیں۔ ان پر صبر کرنے والے کو خوشخبریاں عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر ابتلاء سے محفوظ رکھے اور اگر کوئی موقع آ بھی جائے تو صبر وصلوٰۃ سے ایمان پر ہمیں قائم رکھے۔

آخر پر حضور انور نے محترم محمد اعظم طاہر صاحب اوچ شریف کا ذکر خیر فرمایا کہ انہیں راہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ کے ساتھ پشاور بم دھماکوں میں جاں بحق ہونے والے دو بھائیوں مکرم ریاض احمد صاحب ومکرم امتیاز احمد صاحب نیز مکرم چوہدری انور کاہلوں صاحب سابق امیر یوکے اور مکرمہ منصورہ وہاب صاحبہ بنت محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج غانا کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اپنی اصلاح کی فکر کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 23/جون 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 762-763)

ہر قسم کی بدرسوم کے خلاف جہاد میں ہر احمدی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

عربی اور انگریزی زبان سیکھیں

وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں رمضان المبارک کی تعطیلات کے بعد نئے سیشن کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس نئے سیشن اکتوبر تا دسمبر 2009ء کے لئے عربی اور انگریزی زبانوں میں کورسز کے لئے داخلے مورخہ 6/اکتوبر 2009ء کو ہوں گے۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں

برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے جلد بعد ہی جرمنی کے جلسہ کا انعقاد اور اب رمضان کے بابرکت ایام ایک خاص روحانی ماحول کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تاکید

رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں

بیلجیئم اور جرمنی کے سفر کے دوران جماعت کی مقبولیت اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان۔ بیلجیئم میں بیت الذکر کے لئے جگہ کی تلاش کے لئے ہدایت

جلسہ سالانہ جرمنی کے تمام کارکنان و کارکنات نے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21/اگست 2009ء بمطابق 21/ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہی مَیں جرمنی کے سفر سے واپس پہنچا ہوں۔ اس سال رمضان کی جلد آمد کی وجہ سے جرمنی کا جلسہ پہلے منعقد کرنا پڑا۔ یوکے (UK) کے جلسے کی مصروفیات کے ساتھ ہی جرمنی کی مصروفیات بھی شروع ہو گئیں۔ یوکے (UK) کے جلسہ پر باہر سے آئے ہوئے وفود جن کی اکثریت افریقن ممالک کے وفود پر مشتمل ہوتی ہے اور جن میں غیر از جماعت اور مختلف حکومتوں کے عہدیدار ہوتے ہیں، ممبر آف پارلیمنٹ ہوتے ہیں، وزراء ہوتے ہیں، ان وفود سے جلسہ کے بعد ملاقات اور میٹنگز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر باہر سے آئے ہوئے (۔) اور نمائندوں سے بھی ایک میٹنگ اور پھر احمدی احباب جو پاکستان ہندوستان یا دنیا کے کسی بھی ملک سے آئے ہوئے ہوتے ہیں ان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس طرح میرا جلسہ تو اس حوالے سے کئی دن چلتا رہتا ہے اور اس سال جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ جرمنی کا جلسہ جلد منعقد کرنا پڑا اس لئے سفر کے دن تک ہی مصروفیت رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جلسہ اور اس کے بعد کی مصروفیات اور پھر جرمنی کا جلسہ اور وہاں کی مصروفیات کا سارا وقت اللہ تعالیٰ نے آرام سے، خیریت سے گزارا اور کسی بھی قسم کا کوئی احساس نہیں ہوا کہ یہ ایک بوجھ ہے۔ اس پر مَیں خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ بہرحال یہ تو مَیں نے اپنا مختصر حال بتایا۔

جو دوسرے احمدی ہیں ان کو بھی اس سال جلسہ کا جو تسلسل ہے وہ نظر آیا۔ انہیں بھی یہ لگا کہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) کا جو اثر ہے وہ لمبا چلتا چلا جا رہا ہے اور پھر اس کے ساتھ جرمنی کا جلسہ سالانہ مل گیا۔

ایک لکھنے والے دوست نے مجھے لکھا کہ جرمنی کے جلسے کو دیکھنے اور سننے کا بڑا مزا آ رہا ہے اور اس طرح گھر میں ہم سب لوگ وہی جو لنگر کے کھانے ہوتے ہیں وہ پکا کر اور جلسہ کا سماں پیدا کر کے بیٹھے جلسہ سن رہے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یوکے کا جلسہ ابھی ختم ہی نہیں ہوا اور ابھی تک برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا ہی تسلسل چل رہا ہے اور گھر میں وہی روحانی ماحول ابھی تک قائم ہے۔

ہر ایک جو جلسہ دیکھنے کا مشتاق ہے اس کا جلسہ سے فائدہ اٹھانا اصل چیز ہے اور یہ تسلسل جاری رہنا چاہئے اور اگر یہ تسلسل نہیں تو پھر جلسوں کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ مومن کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، عبادات اور اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ ہے اور حضرت مسیح موعود کا جلسوں کے انعقاد کا بھی یہ مقصد تھا کہ ہر سال جمع ہو کر اپنی سوچوں اور خیالات کو اس نہج پر چلانے کی تربیت لیں اور سارا سال پھر اس روحانی ماحول کے فیض کی جگالی کرتے رہیں یہاں تک کہ اگلا جلسہ آ جائے اور پھر روحانیت میں ترقی کی طرف مزید قدم بڑھیں۔

پس یاد رکھیں کہ صرف یوکے اور جرمنی کے جلسے قریب قریب ہونے کی وجہ سے تسلسل کا مزا نہیں لینا بلکہ اس تسلسل کو اگلے جلسے تک قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور جب یہ حالت پیدا ہو گئی تو سمجھ لیں کہ ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے کی طرف عبادتوں کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے بھی ہمیں توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ باب الصلوٰت الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ)

پس نیکیوں کی طرف توجہ اور ان میں تسلسل اور ان کی آمد کا انتظار ایک مومن کو دوسرے سے ممتاز کرتا ہے۔ غیر مومن سے ممتاز کرتا ہے۔ انسان کبائر سے یا گناہوں سے تبھی بچ سکتا ہے جب نیکیوں کو قائم رکھنے کا ایک تسلسل ہو اور ایک خواہش ہو۔ پس نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اب (۔) دو دن بعد یعنی پرسوں اتوار سے اس تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔ جلسے کے روحانی ماحول کو تو ہم نے روحانی مائدے کے ساتھ ساتھ مادی غذا سے بھی لطف اندوز ہوتے ہوئے گزارا۔ رمضان کے ان بابرکت ایام میں ہم نے جسمانی مادی غذا میں کمی کرتے ہوئے صرف روحانی ترقیات کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اسے گزارنا ہے۔ ایک خاص توجہ اور کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھانا ہے (۔) اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم رمضان کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جلسوں کا اجراء فرما کر ہمارے لئے ایک زائد ٹریننگ کیمپ مہیا فرما دیا۔ ایک ایسا روحانی ماحول مہیا فرما دیا جس میں ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ایک علمی، دینی اور روحانی ماحول میسر کیا جاتا ہے جس میں جہاں ہم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اپنے جائزے لیتے ہیں اور لینے چاہئیں۔ جلسوں کے فوراً بعد ہی مخلصین کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ جلسہ ہمارے لئے بے انتہا علمی دینی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنا ہے۔ جب احمدی اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف دیکھیں تو ایک حقیقی احمدی خوفزدہ ہو جاتا ہے اور پھر بڑے درد کے ساتھ دعا کے لئے کہتے ہیں کہ دعا کریں یہ توجہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو اور نیک نیتی سے ہم اس پر دوام حاصل کرنے والے ہوں۔ پس یہ بھی جماعت احمدیہ کی ایک خوبصورتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اپنی جماعت میں پیدا فرمایا ہے۔

آپ ایک جگہ اپنی جماعت کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''غور سے دیکھا جاوے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی'' (یعنی اخلاص اور وفا اور روحانیت میں ترقی مراد ہے) ''ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے''۔

(ملفوظات جلد 5صفحہ 536)

پس یہ انتہا کا حسن ظن ہے جو حضرت مسیح موعود نے ہم سے کیا ہے۔ ایک حقیقی احمدی کو ہلا دینے والی بات ہے۔ یہ ایک انتہائی خوف کی حالت پیدا کرنے والی چیز ہے۔ اگر ہم ان فقرات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے جائزے لیتے رہیں تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ ہم اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔

دوسرا فائدہ جو ان جلسوں سے ہوتا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل جو خدا تعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے اس کو دیکھ اور سن کر پھر خدا تعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ پھرتی ہے۔ ایک احمدی کا سَر اِن فضلوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر اپنے فضل برساتا رہے اور ہمیشہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے شکر گزار بننے والے بندے کہلائیں۔

جن جلسوں میں مَیں شامل ہوتا ہوں، عموماً جلسوں کے بعد مَیں ان کا ذکر بھی کیا کرتا ہوں اور اس حوالے سے خدا تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ کارکنان اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کارکنان کی بھی خواہش اور توقع ہوتی ہے کہ ان کا کچھ ذکر ہو۔ اس لئے آج مَیں جرمنی کے جلسے کے حوالے سے بھی کچھ ذکر کروں گا۔ ایک بات یہاں واضح کر دوں کہ ہمارے کارکنان اس لئے اپنے ذکر کی توقع اور خواہش نہیں رکھتے کہ صرف ان کی تعریف ہو۔ یہ لوگ تو بے نفس ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنے والے ہیں اور جس جوش اور جذبے سے کام کرتے ہیں وہ کوئی دنیاوی اظہار کے لئے، دنیاوی بدلے کے لئے نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر ان کارکنان کے بارہ میں یہ سوچا جائے تو یہ ان پر بڑی سخت بدظنی ہو گی کہ شاید وہ اپنی تعریف کروانے کے لئے ذکر سننا چاہتے ہیں۔ پس یہ خیال بالکل غلط ہے کہ کارکنان صرف اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں۔ ان کو ان کے نقائص اور کمزوریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ اصلاح ہو۔ بلکہ ہمارے کارکنان تو خود اپنی کمزوریوں کو ایک لال کتاب میں لکھتے ہیں جو جلسہ کے لئے رکھی گئی ہے تا کہ آئندہ کے لئے یہ غلطی دوہرائی نہ جائے اور یہی مومن کا طرہ امتیاز ہے، ایک خاص شان ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتا ہے۔ جماعت کے افراد کا اور خلافت کا جو تعلق ہے اس تعلق کی وجہ سے ان کی خواہش ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کے خیالات ان تک پہنچیں۔ اگر خوشنودی کے الفاظ ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائیں اور اگر کسی قسم کی کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے، توجہ دلائی گئی ہے تو تب بھی اس بات پر خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں خلافت جیسی نعمت عطا فرمائی ہے جو خالصتاً ہمدردی کے جذبے کے تحت اور مومن ہونے کے ناطے افراد جماعت کے نیکی کی خاطر اٹھنے والے قدموں کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور معیاروں کو اونچے سے اونچا تر کرنے کے لئے جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کی نشاندہی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت کے تعلق اور رشتے کو مضبوط تر کرتا چلا جائے۔

جرمنی جماعت کے کارکنان اور کارکنات جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اب اتنے میچور (Mature) اور بالغ ہو چکے ہیں کہ ان ڈیوٹیوں کے اکثر میدانوں میں کوشش کر کے کوئی معمولی نقص نکالے تو نکالے ورنہ عموماً بہت اچھا کام ہوتا ہے اور اس میں بھی نقص نکالنے والے کی نیک نیتی اور اصلاح کم ہو گی اور اعتراض زیادہ ہو گا۔ سو فیصد تو کہیں بھی پرفیکشن (Perfection) نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسانی طاقت کے اندر جو بہترین کام ہو سکتا ہے وہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں باوجود اس کے کہ اس کام کے کرنے کی کوئی باقاعدہ ٹریننگ نہیں لی ہوتی جیسا کہ مَیں نے UK کے کارکنان کے بارے میں بھی کہا تھا۔ مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں، مختلف پیشوں کے لوگ ہوتے ہیں اور مختلف کام ان کے سپرد کئے جاتے ہیں جو بڑے احسن طریق پر سرانجام دیتے ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اس کام کے سرانجام دینے کے لئے صرف کر دیتے ہیں۔ کارکنان کے کام کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے اور جلسہ میں شامل ہونے والوں اور دیکھنے والوں کو بھی ان کارکنان کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ بے نفس ہو کر کام کرتے ہیں۔ وہ کام کر رہے ہوتے ہیں جس میں کوئی مہارت حاصل نہیں کی ہوتی لیکن اس کے باوجود بڑی بڑی غلطیاں نہیں ہوتیں بلکہ معمولی کمیاں رہتی ہیں اور اس سال تو جرمنی والوں نے خاص طور پر بہت محنت کی ہے۔ کارکنان نے بہت تھوڑے وقت میں جلسہ کے جملہ تمام انتظامات کو مکمل کیا ہے۔ جرمنی کے افسر صاحب جلسہ سالانہ بتا رہے تھے کہ جلسہ سے پہلے مارکیاں وغیرہ بھی وہ خود کھڑی کرتے ہیں اس کے لئے اور دوسرے کاموں کے لئے جو وقار عمل ہوتے ہیں اس میں اگر وہ جماعت کو کہتے تھے کہ اڑھائی یا تین سو افراد کی ضرورت ہے تو ہمیشہ روزانہ جو وقار عمل کرنے والے آتے تھے وہ چالیس پچاس زائد آ رہے ہوتے تھے اور دنیا میں ہر جگہ خدمت کا جذبہ لئے ہوئے احمدیوں کی یہ خوبصورتی ہے کہ جب بھی کسی جماعتی کام کے لئے بلاؤ، تو دوڑے چلے آتے ہیں۔ پس اس جذبہ کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

اس سال جلسہ سالانہ جرمنی سے چند دن پہلے مَیں نے بعض وجوہات کی بنا پر اوپر کی انتظامیہ میں تبدیلی کی تھی لیکن انتظامات کو دیکھ کر کوئی احساس نہیں ہوتا تھا کہ افسر جلسہ سالانہ بدلا گیا ہے تو اس وجہ سے کہیں بھی کام کے دھارے میں کوئی روک پیدا ہوئی ہے یا کہیں کام اٹکا ہوا ہے یا رکا ہوا ہے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ میں یا اس سے پہلے سالوں میں جن کمزوریوں کی بھی نشاندہی کی گئی، یا کارکنان نے خود کمیاں محسوس کیں انہیں بڑی خوبصورتی سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی۔ یوکے کے جلسہ سالانہ میں جو اچھائیاں انہیں نظر آئیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے فائدہ بھی اٹھایا۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ اگر کہیں اچھائی دیکھے تو اسے اختیار کرنے کی کوشش کرے نہ کہ حسد کے جذبے سے اس میں کیڑے نکالے اور صرف اپنے کام کو ہی دنیاداروں کی طرح سراہتا رہے اور اچھا سمجھتا رہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ چاہے انفرادی طور پر ہو یا جماعتی طور پر ہو جب بھی رشک اور سبق سیکھنے کی بجائے حسد کا جذبہ ہو گا وہ بے برکت ہو گا۔ مومن ہمیشہ ایک دوسرے کا مددگار ہوتا ہے اور اس سے سبق لیتا ہے۔ ان کے کاموں سے سبق لیتا ہے۔ اچھائی دیکھ کر اس کی تعریف کرتا ہے اس کو اپناتا ہے۔ اگر کوئی کمی دیکھے تو اس کی پردہ پوشی کرنے والا ہوتا ہے۔

اسی طرح UK کے جلسہ کے بعد جو مَیں نے کہا تھا کہ جرمنی والے اس طرف توجہ دیں۔ مَیں نے انتظامات میں مزید بہتری کے لئے، خاص طور پر رہائشی خیموں کی حفاظت کے تعلق میں بعض ہدایات دی تھیں، ان پر بھی انہوں نے پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال ہر شعبہ میں کارکنان اور کارکنات نے جن میں ایک تعداد بالکل نوعمر نوجوانوں کی اور بچوں اور بچیوں

کی ہوتی ہے، یہاں بھی اور وہاں بھی اور دنیا میں ہر جگہ، ان سب نے بھرپور طور پر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور تمام کارکنان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے اوپر جو بھی افسر خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر ہوگا ہم نے اس کی ہر طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسے مکمل تعاون دینا ہے اور یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم نے اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے ہیں اور یہ باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہم نے اپنے کام دنیاداروں کی طرح کسی خاص شخصیت کے کہنے یا اس کے تعلق کی وجہ سے نہیں کرنے بلکہ خلیفۂ وقت کے اشارے پر چلتے ہوئے اپنے تمام تر فرائض سرانجام دینے ہیں۔ پس مَیں ایک بار پھر جلسہ سالانہ جرمنی میں کام کرنے والے تمام کارکنان مرد و عورت کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بچیوں بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس طرح ایم ٹی اے جرمنی کے کارکنان نے جلسے کی کوریج اور متفرق پروگرام دکھانے اور بنانے کے لئے بھی بڑی محنت سے کام کیا ہے اور لندن سے جو ہمارے ایم ٹی اے مرکزیہ کے کارکنان کی ٹیم گئی ہوئی تھی ان سے بھی پورا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزا دے۔

ہر سال مَیں جرمنی کے کچھ لڑکوں کے ایک کام کا ذکر کرتا ہوں جو کسی ایک علیحدہ شعبے کے تحت تو نہیں ہوتے، لنگر کے نظام کے تحت ہی وہ کام ہے لیکن اس میں تین بھائی بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔ یہ ہے دیگ دھونے کی مشین جو ان بھائیوں نے خود ایجاد کی ہے۔ اس سال بھی انہوں نے اس میں مزید بہتری پیدا کی ہے۔ اسے امپروو (Improve) کیا ہے اور اسے مکمل آٹومیٹک (Automatic) بنا دیا ہے۔ اس کے اندر سارا کمپیوٹرائزڈ نظام ہے جو دیگ کو مشین کے اندر لے جاتا ہے، دھوتا ہے اور جب صاف ہو جائے تو اٹھا کے باہر پھینک دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو بھی جزا دے اور ان کے ذہنوں کو مزید جلا بخشے۔ اس دفعہ انہوں نے مقامی طور پر دو انجینئر یا ٹیکنیشن یا مکینکس بھی ساتھ لگائے تھے۔ ایک شاید بوزنیا کا اور ایک جرمنی کا تھا۔ بہرحال ان سب نے بڑا اچھا کام کیا۔

دوسرے یہ کہ میرے دورے کے بعد جو احباب ہیں وہ عموماً سفر کے حالات اور جلسہ کے بعض واقعات جو ایم ٹی اے پر دکھائے اور سنائے نہیں جاتے انہیں بھی سننے کی خواہش رکھتے ہیں، مجھے خطوط میں ذکر کرتے رہتے ہیں۔ تو یہ سفر تو جیسا کہ ہم جانتے ہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں بلکہ جلسے میں شامل ہونے والے ہر شخص کا سفر ہی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ برکتوں کے حصول کے لئے تین دن رات ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سفر کرنے والوں کو بشارت بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بشارت اس کی خوشنودی اور اس کے انعامات کا ملنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ صرف منہ سے دعویٰ نہ ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر سفر کرنے والے ہیں بلکہ بعض خصوصیات کا بھی اظہار ہونا چاہئے۔

سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... (التوبۃ:112) یعنی جو لوگ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، خدا کی حمد کرنے والے ہیں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے مومنوں کو تُو بشارت دے۔ پس ان تمام باتوں کا پیدا ہونا جن کا ذکر کیا گیا، عبادت کرنے والے ہوں، خدا کی حمد کرنے والے ہوں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے، اس کے حضور جھکنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بشارت سے نوازا ہے۔

بہرحال مَیں ذکر کر رہا تھا کہ لوگ سفر کے حالات سننے کے شائق ہوتے ہیں۔ اس لئے مختصراً اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے سفر میں خدا تعالیٰ برکت بھی بہت ڈالتا ہے بشرطیکہ وہ تمام لوازمات بھی پورے کئے جا رہے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور مَیں نے آپ کو بتایا ہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر ایک رات ہم بیلجیئم مشن ہاؤس میں بھی ٹھہرے تھے۔ وہاں باقاعدہ (۔) تو نہیں ہے کیونکہ لوکل کونسل اس کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن دو چھوٹے چھوٹے ہال ہیں جو مشن ہاؤس کے ساتھ ہی مردوں اور عورتوں کے لئے نمازوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ سنٹر برسلز کے قریب ایک قصبے میں ہے جس کا نام دلبیک (Dilbeek) ہے۔ وہاں کے میئر بھی اس دفعہ وقت لے کر مجھے ملنے آئے ہوئے تھے۔ ان سے کافی دیر تک مختلف موضوعات پر گفتگو چلتی رہی۔ مَیں نے جب (۔) کا ذکر چھیڑا تو کہنے لگے مَیں ذاتی طور پر تو اجازت کے حق میں ہوں لیکن مقامی لوگ اور کونسل کے بہت سے اراکین جو ہیں، باوجود اس کے کہ وہ جماعت کو برا نہیں سمجھتے۔ جماعت کے جو فنکشن وغیرہ ہوتے ہیں ان پر بھی آتے ہیں اور بلکہ جہاں بڑے پیمانے پر جماعتی فنکشنز ہوتے ہیں اور کافی ڈسٹربنیس (disturbance) بھی ہوتی ہے، ٹریفک بھی ہوتا ہے، لوگ بھی آتے ہیں، نعرے بھی لگتے ہیں اس پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن وہ لوگ (۔) بنانے کے مخالف ہیں۔ ان کو رام کرنے میں، ان کو منانے میں کچھ عرصہ لگے گا۔ بہرحال ہمارے لئے تو اب وہاں مزید انتظار مشکل ہے۔

اس لئے مَیں نے وہاں کی جماعت کو یہ ہدایت دی ہے کہ برسلز شہر میں (۔) کے لئے جگہ تلاش کریں تا کہ ہم بیلجیئم میں جلد ہی پہلی (۔) تعمیر کر سکیں۔ (۔) اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد وہاں (۔) کی تعمیر کی صورتحال پیدا بھی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو بھی پورا فرمائے کہ جو پہلی فیز (Phase) ہے اس میں ہم یورپ کے ہر ملک میں جہاں (۔) نہیں ہیں آئندہ پانچ چھ سالوں میں کم از کم ایک (۔) بنالیں۔ پھر (۔) جب ایک (۔) بن جائے گی تو ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔

بیلجیئم کی (۔) کے لئے ان کی MP نے بھی جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جن کی اب ٹرم ختم ہونے والی ہے انہوں نے مدد کی حامی بھری ہے۔ یہ جلسے پر یہاں بھی آئی تھیں اور سٹیج سے انہوں نے مختصر سا اپنا پیغام بھی دیا تھا اور جماعت سے بہت متاثر ہیں بلکہ میرے بیلجیئم پہنچنے سے پہلے مشن ہاؤس میں موجود تھیں کہ مَیں استقبال کرنے والے لوگوں میں شامل ہوں گی اور کافی دیر تک کھڑی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اس لحاظ سے بھی سینہ کھولے کہ وہ احمدیت قبول کرنے کی طرف بھی قدم بڑھائیں۔ ان ممبر پارلیمنٹ خاتون سے ملاقات تھی۔ انہوں نے وہاں آئے ہوئے مراکن اور الجیرین جو ہیں ان میں (۔) کے لئے اور جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے بعض مشورے بھی دیئے اور ان کے مشورے بڑے اچھے تھے۔ لگتا ہے دل سے تو احمدی ہو چکی ہیں، صرف اظہار کرتے ہوئے ان کو ابھی خوف ہے۔

بیلجیئم میں ایک انڈونیشین نژاد مرد اور بیلجیئم کی ان کی اہلیہ ہیں اور اسی طرح ایک نو احمدی مراکن اور اس کی ایک غیر احمدی کزن تھیں وہ اور کچھ افریقن لوگ آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں سے بھی تربیتی اور (۔) موضوعات پہ باتیں ہوتی رہیں۔ یہ انڈونیشین دوست جن کا میں نے ذکر کیا ہے گزشتہ کئی دہائیوں سے بیلجیئم میں رہ رہے ہیں اور وہیں کہیں انہوں نے شادی کی لیکن ان کو خدا پر ایمان نہیں تھا۔ یہ دونوں میاں بیوی جلسہ یوکے (UK) پر بھی تشریف لائے تھے اور آنے سے چند دن پہلے یعنی یوکے جلسے سے چند دن پہلے احمدی ہوئے تھے۔ جلسہ پر جب یہاں آئے تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ مَیں تو خدا کے وجود کا قائل نہیں تھا اور یہ سمجھتا تھا کوئی خدا نہیں ہے لیکن جماعت کا لٹریچر پڑھ کر اور جو (۔) ہیں ان سے باتیں کر کے مَیں خدا کے وجود کا قائل ہوا اور جب مَیں خدا کے وجود کا قائل ہو گیا تو اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ مَیں احمدی بھی ہو جاتا۔ مراکن لڑکی جو احمدی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے والدین کی طرف سے مختلف اعتراضات اٹھائے۔ جو پرانے اعتراضات یہ جماعت پر ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال ایک گھنٹے کے قریب کافی لمبی یہ مجلس چلتی رہی۔ وہاں سے باہر نکلا ہوں تو افریقن اور بیلجین نو احمدی اور وہ لوگ جو احمدیت کے قریب ہیں اور دوستوں میں سے ہیں وہ بھی باہر کھڑے تھے ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک

نوجوان جنہوں نے اپنا تعارف کرایا بیلجیئن تھے۔ جو ایک سال ہوا ڈاکٹر بنے ہیں۔ ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ جب ان سے تعارف ہوا تو ہمارے (۔) اور امیر صاحب کہنے لگے کہ یہ احمدیت کے بڑے قریب ہیں لیکن ابھی بیعت نہیں کی۔ ابھی مربی صاحب بات کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے فوراً جواب دیا کہ UK کے جلسے پر جو عالمی بیعت ہوئی ہے اور جلسہ کا پروگرام میں نے دیکھا ہے میں نے تو اس وقت ہی بیعت کر لی تھی۔ تو مربی صاحب اور امیر صاحب کو نہیں پتا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے کہ خود لوگوں کو بھیجتا ہے۔ یہ ہے نُوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ کا نظارہ۔ بہرحال وہاں نمازوں کے بعد انہوں نے دستی بیعت بھی کی۔ اس کا اظہار کیا کہ دستی بیعت کروں گا۔

جرمنی کے جلسہ کے کارکنوں کے حوالے سے تو میں نے باتیں کی ہیں۔ جرمنی کا جلسہ سب نے دیکھا ہے۔ ایم ٹی اے نے دنیا کو دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب جلسہ تھا۔ حاضری بھی 32 ہزار سے اوپر تھی اور گزشتہ جلسہ کے برابر تھی۔ امیر صاحب کا بھی خیال تھا اور میرا بھی خیال تھا کہ گزشتہ سال سے شاید 6-7 ہزار حاضری کم ہو کیونکہ گزشتہ سال جوبلی کا جلسہ تھا۔ لیکن جلدی جلسہ کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ سکولوں کی چھٹیاں تھیں اس لئے لوگ آئے اور اصل چیز تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنا فضل فرماتا ہے تو ہمارے اندازے جو ہیں وہ دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرپور تھے۔ سب نے تقریریں سنیں۔ مقررین کے خطابات سے علمی اور روحانی فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اُسے صرف حظّ اٹھانے تک ہی محدود نہ کریں بلکہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے دلوں میں پاکیزگی پیدا کریں۔ جلسے کو ہمیں صرف علمی اور ذوقی حظ کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے اور نہ ہی ہم وقتی روحانی فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے سورۃ توبہ کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم وہ تمام خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ عبادت کرنے والے بھی ہوں۔ سجدہ کرنے والے بھی ہوں اور رکوع کرنے والے بھی ہوں۔ نیکیوں کا حکم دینے والے بھی ہوں۔ برائیوں سے روکنے والے اور رکنے والے بھی ہوں اور ہوں گے ہم اس وقت جب خود اپنے آپ میں یہ ساری تبدیلیاں پیدا کریں گے۔ تب ہی ہم برائیوں سے روکنے والے یہ سب کام کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ کی خاص باتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اس سال مشرقی یورپ کے ممالک میں سے دس ممالک سے جلسہ جرمنی پر نمائندگی ہوئی ہے۔ ان میں سے بلغاریہ ہے، ہنگری ہے، رومانیہ ہے، مالٹا ہے، آئس لینڈ ہے، البانیہ، بوزنیا، میسیڈونیا، کسووو، لیتھوینیا۔ ان ملکوں نے اس دفعہ وہاں حاضر ہو کر جلسہ کے پروگرام سنے اور ان میں سے کچھ تعداد تو احمدیوں کی تھی اور بہت سے غیر .... تھے۔ ان وفود سے ہفتہ کی شام کو ایک مشترکہ میٹنگ امیر صاحب نے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن پھر میں نے محسوس کیا کہ فائدہ تبھی ہوگا جب علیحدہ علیحدہ یعنی ہر گروپ سے ہر ملک سے علیحدہ علیحدہ ملاقات ہو اور وہاں کے حالات کے مطابق ان سے باتیں ہوں۔ چنانچہ جلسہ ختم ہونے کے اگلے روز ان وفود سے علیحدہ ملاقات ہوئی۔ جس میں میں نے ان کے تاثرات پوچھے۔ ہر ایک نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ جلسہ کا جو انتظام تھا عجیب حیرت انگیز تھا۔ ہر ایک نے جو احمدی نہیں تھے اس بات کا اظہار کیا کہ اب ہم نے جماعت کو قریب سے دیکھ لیا ہے۔ جلسے کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اب ہم اپنے رابطے جماعت سے مزید مضبوط کریں گے اور اس بات پر بھی بلا استثناء سب کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا تو آسان نہیں ہے۔ لیکن ابھی کیونکہ یہ دنیا دار ہیں اس لئے علم نہیں کہ مجمع کو خدا کی خاطر شامل ہونے والا خود سنبھالتا ہے۔ والنٹیئر اور کارکن تو کم کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر شامل ہونے والا کیونکہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے آتا ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو خود سنبھال رہا ہوتا ہے۔ اس لئے کسی پولیس فورس کی یا کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے اور ہر جلسہ پر ہمیشہ یہاں بھی، وہاں بھی دنیا میں ہر جگہ پر جو غیر شامل ہوتا ہے اس کا یہی اظہار کرتا ہے۔ ہر ایک نے یہ کہا کہ امن اور پیار کا ماحول بھی عجیب تھا۔ یہ ہم نے تو کہیں نہیں دیکھا۔ ہر ایک لگتا تھا کہ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ رہا ہے۔ پھر یہ بھی ان کے لئے حیرت انگیز بات تھی کہ اتنے بڑے مجمع کو کھانا کھلانا اور بڑے آرام سے کھلانا اور ایسٹ یورپ میں تو ویسے بھی ڈسپلن اتنا نہیں ہے ان کے لئے تو بہت بڑی بات تھی۔ پھر ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ تو ان کے لئے بالکل ہی انوکھی بات تھی۔ پس یہ بھی ایک خاموش (۔) ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص کرتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس خصوصیت کو بھی قائم رکھیں اور یاد رکھیں۔ بعض دفعہ جہاں بڑی بڑی دلیلیں کام نہیں کرتیں عملی نمونے جو ہیں اپنا کام دکھا جاتے ہیں۔

بلغاریہ سے نوے (90) افراد کا وفد باوجود اس کے کہ وہاں جماعت کی مخالفت ہے اور جو سرکاری مفتی ہے جماعت کا بڑا سخت مخالف ہے اور اس مفتی کی وجہ سے ہماری جماعت پر بڑی پابندیاں بھی لگائی گئی ہیں۔ اس کے باوجود اتنے لوگ شامل ہوئے۔ اتنی تعداد میں لوگوں کا آنا جس میں سے نصف احمدی اور باقی غیر از جماعت دوست تھے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پھر لوگ ان کی پابندیوں کی وجہ سے حقیقت جاننا چاہتے ہیں۔ یہ پابندیاں بھی (۔) کا کام کرتی ہیں۔ مخالفت کی وجہ سے عیسائیوں کو بھی توجہ پیدا ہوئی ہے اور بہت سے عیسائی بھی وہاں آئے تھے۔ ایک باپ بیٹی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ہم نے علیحدہ بھی ملنا ہے۔ تو باپ نے پھر مجھے بتایا کہ گزشتہ سال میں یہاں آیا تھا اور اپنے بیٹے کے ساتھ آیا تھا اور میرا بیٹا وہاں پولیس میں ملازم تھا۔ جلسہ پر آنے کی وجہ سے واپس جاتے ہی اس کے خلاف چارج شیٹ لگ گئی۔ محکمانہ کارروائی کی گئی اور اس کو پولیس سے فارغ کر دیا گیا۔ میں نے کہا مقدمہ کر کے اپنا حق لیں لیکن قانون تو وہاں بھی اس طرح قائم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا وہ بھی ملنے کی امید نہیں ہے۔ اس پر صرف یہ الزام تھا کہ جرمنی میں احمدیوں کا جلسہ ہوا وہاں کیوں گئے؟ ضرور تم میں کچھ نہ کچھ بغاوت کا عنصر ہے۔ جو لڑکے کا باپ تھا میں نے ان سے کہا کہ اپنے بیٹے سے کہیں کہ احتیاط کریں۔ ہمارے لئے اپنے آپ کو اتنی مشکل میں نہ ڈالیں۔ اس پر اس شخص نے جواب دیا کہ میرا بیٹا کہتا ہے کہ مجھے تو ان میں سچائی نظر آتی ہے اور یہ مظلوم بھی ہیں۔ اس لئے میں ہمیشہ انہی کا ساتھ دوں گا۔ چاہے میری نوکری جائے یا مجھے کوئی اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، مجھے تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ باتیں کون ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا۔ احمدیت کے یہ لوگ بڑے قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کا سینہ بھی کھولے۔ اس دفعہ جو بیٹی ان کے ساتھ آئی تھیں پڑھی لکھی ہیں۔ ہمارے بعض لٹریچر اور کتب کے اقتباسات کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ ان کا جماعت کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اس وقت (۔) تو وہاں ہیں نہیں صرف ایک پاکستانی فیملی ہے اور اس فیملی نے ساری جماعت کو وہاں سنبھالا ہوا ہے۔ کافی بڑی تعداد میں جماعت ہو گئی ہے۔ یہ عیسائی خاتون جن کا میں نے ذکر کیا۔ ان کا اس وجہ سے بھی اٹھنا بیٹھنا ہے کہ جماعت کے لٹریچر کا یہ ترجمہ کرتی ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے اُردو بھی سیکھ لی ہے۔ میں جب اس خاتون کے والد سے مربی صاحب کے ذریعہ باتیں کر رہا تھا تو یہ لڑکی اپنا سر ہلاتی جاتی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ اس کو سمجھ آ رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا ہاں میں نے کافی حد تک اُردو سیکھ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بھی سینہ کھولے اور احمدیت کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس خاتون کے اُردو بولنے سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ جو ابھی بیعت میں شامل بھی نہیں ہوئے وہ تو قریب آنے کے لئے اُردو سیکھ رہے ہیں اور وہ جن کے ماں باپ کی یہ زبان ہے وہ اسے بھول رہے ہیں تو یہ بعد میں آنے والے حضرت مسیح موعود کا لٹریچر آپ کی زبان میں پڑھ کر، کہیں پُرانوں سے آگے نہ نکل جائیں۔

ان وفود میں بعض اخباری نمائندے بھی تھے جنہوں نے اپنے ملکی اخباروں میں جلسہ کی خبریں مع تصویروں کے شائع کرائی ہیں اور اس حوالے سے بھی جو جلسہ ہے وہ (۔) کا ذریعہ بن گیا

اور جماعت کے تعارف کا ذریعہ بن گیا۔ان اخباری نمائندوں کو مَیں نے جماعت کا تعارف اور جو ہم انسانیت کے لئے خدمت کر رہے ہیں اس کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ان کو توجہ دلائی کہ انسانی قدروں کی پہچان ہونی چاہئے ۔انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس حوالے سے اخبارات میں کالم لکھتے رہیں گے۔

جلسہ کے بعد جرمن احمدی مردوں اور عورتوں سے بھی علیحدہ علیحدہ وفود کی صورت میں ملاقات ہوئی۔اس جلسہ میں شامل ہونے والی وہ خواتین جو قریب تھیں ان میں سے دو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ایک ان میں سے جرمن تھیں اور ایک مصری نژاد تھیں۔مصری خاتون کے میاں بھی مصری تھے۔ وہ بڑے عرصے سے یہاں آباد ہیں۔ انہوں نے بیعت کی۔ جرمن خاتون جنہوں نے بیعت کی وہ تو جذبات سے اس قدر مغلوب تھیں کہ جب مَیں نے ان سے کچھ سوال کئے ،تاثرات بیان کرنے کو کہا تو جذبات کی وجہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے، بار بار رو پڑتی تھیں اور یہ کیفیت بناوٹ کی وجہ سے پیدا نہیں ہوسکتی۔

بعض نئی احمدی خواتین نے اس بات پر بھی بے چینی کا اظہار کیا کہ ہم بعض دکانوں میں کام کرتی ہیں، پہلے ہی کر رہی تھیں جہاں سؤر اور شراب کا کام بھی ہوتا ہے۔ہم کوشش کر رہی ہیں کہ اس کام کو جلد چھوڑ دیں یعنی ان دکانوں کو جلد چھوڑ دیں۔ براہ راست تو یہ کام نہیں کرتیں لیکن بے چینی سے اس بات کا اظہار کر رہی تھیں کہ ہم سے اس وجہ سے چندہ نہیں لیا جاتا۔تو مَیں نے ان کو بتایا کہ اگر تم براہ راست شراب پلانے یا رکھنے یا سنبھالنے کا کام نہیں کر رہی یا سؤر کا کام نہیں کر رہی تو پھر تو کوئی پابندی نہیں۔لیکن اگر کسی بھی اس قسم کے کام میں ملوث ہو تو بہر حال چندہ نہیں لیا جائے گا۔ یہ عذر تمہارے لئے تو جائز ہے کہ اپنا پیٹ پالنا ہے لیکن جماعت کے لئے نہیں۔

پھر جب جرمنی اور یورپ کے مرد احمدیوں کی باری آئی تو ان میں سے بھی بہت سارے ہیں جو جماعت کے بہت قریب ہیں وہ بھی ان میں شامل ہوئے۔ مردوں میں سے ایک جرمن اور ایک ہنگری کے آئے ہوئے دوست جلسہ کی کارروائی دیکھ کر جماعت میں شامل ہو گئے۔انہوں نے وہیں اس مجلس میں پھر دستی بیعت بھی کی اور ان کی یہ بیعت جذباتی کیفیت میں تھی۔

حضرت مسیح موعود نے جلسوں کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی بتایا ہے کہ غیر قوموں میں (۔) کے راستے تلاش کئے جائیں۔اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جلسہ کی کارروائی دیکھ اور سن کر جلسہ کی برکت سے اور نیک اثر قائم ہونے کی وجہ سے، نیک نمونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پھل بھی عطا فرماتا ہے۔

یہاں ایک وضاحت یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ یو کے پر مَیں نے نئے شامل ہونے والے ملکوں میں لیتھوینیا کا نام بھی لیا تھا جس پر مجھے یہ بات پہنچی کہ یہ مُلک تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقت میں شامل ہو گیا تھا اور دوبارہ تعداد بڑھانے کے لئے شاید نام لیا گیا ہے۔ ملکوں کی تعداد جو مَیں نے 193 بتائی ہے اس کو شامل کر کے بھی تعداد اتنی ہی بنتی ہے۔اس بارہ میں ایک وضاحت یہ بھی کر دوں کہ 1992ء میں یہاں جماعت کا نفوذ ہوا تھا۔ چند لوگوں نے بیعت کی تھی۔ وہاں مشن بھی کھولا گیا تھا۔(۔) سلسلہ کو بھی بھجوایا گیا تھا۔اس دوران وہاں جماعتی حالات خراب ہو گئے اور جو چند احمدی ہوئے تھے انہوں نے تاتاری مخالفین کے ساتھ مل کر جماعت کی مخالفت شروع کر دی اور معاندانہ رویہ رکھا اور پیچھے ہٹ گئے ۔ان حالات میں اپریل 1994ء میں وہاں سے (۔) کو بھی فوراً نکالنا پڑا۔تو 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر لیتھوینیا کو ان ممالک کی لسٹ سے نکال دیا گیا جہاں جماعت قائم کی گئی تھی۔خود حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کا اعلان فرمایا تھا کہ مَیں اس کو نکالتا ہوں ۔ جرمنی کے سپرد یہ ملک کیا گیا تھا۔اب 14 سال کے بعد اس ملک میں نئے سرے سے احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ایک مخلص خاتون جماعت میں شامل ہوئی ہے۔شادی بھی پاکستانی سے ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں رابطے مزید بڑھ رہے ہیں اور امید ہے (۔) جماعت وہاں ترقی کرتی چلی جائے گی۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر کامیاب رہا۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دو دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے۔اس روحانی ہلچل کے تسلسل کو قائم رکھیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔تقویٰ میں بڑھنے اور دعاؤں کی قبولیت کا یہ خاص موقع (۔) ہمیں ملنے والا ہے۔پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری روحانی ترقی کے سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ ہمیں پاک صاف کر دے، ہمارے اندر کی تبدیلیوں کو جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں ایک خاص ماحول کی وجہ سے مستقل رہنے والی تبدیلیاں بنا دے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ساری دعاؤں کا اصل اور جڑ یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں“۔(دنیاوی ضرورتوں کے لئے اور حاجتوں کے متعلق ہوتی ہیں۔) ”وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔ وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ617)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی اس رمضان میں دعائیں کریں۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ رمضان میں مخالفت بھی زوروں پر ہو جاتی ہے۔ان کے لئے رمضان کی نیکی یہی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کرواور ان کو تنگ کرو اور انہیں نقصان پہنچاؤ۔ جہاں جہاں اور جس ملک میں بھی احمدیت کی مخالفت ہے وہاں ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ رمضان جماعت کے لئے بے شمار برکتیں اور فضل لے کر آئے اور ہم اس سے صحیح رنگ میں استفادہ پانے والے ہوں۔

مراکشی تحریک آزادی کے لئے پاکستان کی کاوش

سر محمد ظفر اللہ خان کی بروقت حکمت عملی

مرسلہ۔محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

جناب اشتیاق بیگ اپنے کالم میں رقمطراز ہیں:

مراکو پر اس وقت فرانس کا تسلط تھا اور فرانسیسی اسے اپنا ایک نوآبادیاتی حصہ سمجھتے تھے۔مراکو کے موجودہ بادشاہ کے دادا مرحوم محمد V کی قیادت میں مراکش کی فرانس سے آزادی کی تحریک جاری تھی۔ 1952ء میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایک اجلاس کے موقع پر محمد V کی طرف سے بھیجے گئے آزادی کے اہم لیڈر احمد عبدالسلام بلفرج سیکیورٹی کونسل میں مراکو کی آزادی کے لئے بولنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرانسیسی نمائندے نے انہیں یہ کہہ کر منع کر دیا کہ مراکش پر فرانس کا تسلط ہے، اس لئے احمد عبدالسلام بلفرج کو اس پلیٹ فارم پر بولنے کی اجازت نہیں۔سیکیورٹی کونسل کے اس اجلاس میں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے جب ایک مسلم ملک کے ساتھ فرانس کا یہ رویہ دیکھا تو انہوں نے احمد عبدالسلام بلفرج کو فوری طور پر نیویارک میں واقع پاکستانی سفارتخانے سے پاکستانی پاسپورٹ جاری کروایا اور انہیں پاکستانی شہری کے طور پر پاکستان کی چیئر سے اپنا کیس پیش کرنے کا موقع فراہم کیا، اس کے بعد مراکو کی آزادی کی تحریک نے زور پکڑا، 28/اگست 1953ء کو محمد V نے مڈغاسکر میں جلاوطنی اختیار کر لی اور وہاں سے تحریک کو جاری رکھا۔ 16 نومبر 1955ء میں مراکو واپس آئے۔ اس تحریک کے نتیجے میں مراکو کو 19 نومبر 1956ء میں فرانس کے تسلط سے آزادی حاصل ہوئی۔ بادشاہ محمد V نے احمد عبدالسلام بلفرج کو مراکو کا پہلا وزیراعظم نامزد کیا۔مراکش کے شہر رباط میں قائم پاکستانی سفارتخانہ بھی احمد عبدالسلام بلفرج کے نام سے منسوب شاہراہ پر واقع ہے۔ گزشتہ سال مراکش میں متعین پاکستان کے سفیر جناب رضوان الحق نے 51 سال پرانے اس پاکستانی پاسپورٹ کی فوٹو کاپی احمد عبدالسلام بلفرج کو پیش کی جسے دیکھ کر وہ ششدر رہ گئے اور انہوں نے پاسپورٹ کی یہ کاپی اپنے دفتر میں آویزاں کی۔ وہ دفتر آنے والے ہر شخص کو بڑے فخر سے بتاتے کہ مراکش کی آزادی کی مہم کے دوران پاکستانی پاسپورٹ نے میری بڑی مدد کی۔ مراکشی تحریک آزادی کے لئے پاکستان کی کاوشوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ پاکستان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔......

(روزنامہ جنگ 18/اگست 2009ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم سید آفتاب حسین زیدی صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیات آباد پشاور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے سید اعزاز حسین زیدی واقف نو نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال (ایف ایس سی) پری میڈیکل کے امتحان میں راولپنڈی بورڈ سے 975/1100 نمبر حاصل کر کے کیڈٹ کالج حسن ابدال میں چھٹی اور بورڈ میں ساتویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزم موصوف کیلئے مبارک فرمائے اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

عیدملن پارٹی

(مجلس نابینا ربوہ)

مورخہ 24 ستمبر 2009ء کو صبح 10 بجے مجلس نابینا ربوہ کی بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری میں عیدملن پارٹی منعقد ہوئی۔ ربوہ کے تمام ممبران نے اس میں شرکت کی۔ ممبران نے عید مبارک کے پیغامات ایک دوسرے کو دیئے اور آپس میں خوشگوار ماحول میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ساڑھے گیارہ بجے ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ کل حاضری 30/افراد تھی۔ احباب جماعت سے تمام ممبران مجلس نابینا ربوہ کیلئے درخواست دعا ہے کہ خدا ان سب کا حامی و ناصر ہو نیک بنائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ بابت ترکہ مکرم گل محمد صاحب مرحوم)

مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم گل محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 15/9 دارالیمن ربوہ برقبہ 1 کنال میں سے 11 مرلے 221 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عطیۃ الودود صاحبہ (بیٹی)

2۔ مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرم خادم حسین صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم سید صہیب احمد صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری شریف الرحمٰن صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سکینڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مورخہ 24 ستمبر 2009ء کو مختصر سی علالت کے بعد فرینکفرٹ جرمنی میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی تدفین فرینکفرٹ جرمنی میں ہوئی اور احباب کی کثیر تعداد نے اس میں شرکت فرمائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور ہر دلعزیز تھے۔ اپنے وقت میں باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم کے اہم رکن تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور بیوی بچوں کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد ناصر صاحب دارالیمن شرقی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم میر غلام محمد صاحب کشمیری مورخہ 10 ستمبر 2009ء کو سری لنکا میں وفات پا گئیں۔ میت 19 ستمبر 2009ء کو ربوہ پہنچنے پر اسی روز نماز جنازہ دارالیمن شرقی کے گراؤنڈ میں مکرم مبارک علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مبارک علی صاحب نے کروائی۔ مرحومہ کے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم مظفر احمد قمر صاحب امریکہ، مکرم مدثر احمد بشارت صاحب کارکن وقف جدید ربوہ، دو بیٹیاں مکرمہ ناصرہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن اور مکرمہ عابدہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ ہیں۔ والدہ محترمہ عبادت گزار ملنسار اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والی نیک دل خاتون تھیں۔ آپ نے بہت سے بچے بچیوں کو نیز ممبرات لجنہ کو بھی قرآن مجید پڑھانے کی توفیق پائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت نصیب کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مونگا چٹانوں کی تباہی

دنیا میں اس وقت مونگوں کی ڈیڑھ سو اقسام پائی جاتی ہیں۔ دنیا کی کچھ آبادی مونگا چٹانوں سے ابھرنے والے جزائر (Atolls) پر رہائش پذیر ہے۔ جن میں بحر ہند میں واقع Ilhurru Island (مالدیپ کا ایک جزیرہ) بھی شامل ہے۔ بڑھتے ہوئے عالمی درجہ حرارت کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ سطح سمندر کے بلند ہونے سے ان جزائر پر آباد دو لاکھ پچاس ہزار افراد ڈوب جائیں گے۔ دوسری طرف انسانی سرگرمیوں سے آسٹریلیا، امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں مونگا چٹانوں کے تباہ ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ ماہی گیروں اور جہازرانوں کی طرف سے لنگر ڈالنے اور لنگر کو کھینچتے وقت مونگا چٹانوں کے بہت سے چھوٹے بڑے ٹکڑے ٹوٹ جاتے ہیں۔ بحری افواج کی مشقوں میں پھینکے گئے گولوں، زیر آب جوہری دھماکوں اور دیگر تجربات میں برستے آتشی گولوں نے مونگا چٹانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ جنوبی بحرالکاہل میں مونگا چٹان سے بنا جزیرہ امریکی جوہری دھماکوں کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ یکم جولائی 1946ء کو امریکہ نے اس جزیرے کے قریب پہلا زیر آب جوہری دھماکہ کیا۔ 56-1954ء کے دوران یہاں ہائیڈروجن بموں کے مزید دھماکے کئے گئے، جس کی وجہ سے یہاں آبادی کا انخلاء شروع ہو گیا۔ 1969ء میں اس جزیرے کے باسی دوبارہ لوٹ آئے، مگر 1978ء میں یہاں تابکاری کی سطح بلند ہونے کے باعث جزیرے کے باسی دوبارہ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے۔ اس طرح کی دیگر مونگا دشمن انسانی حرکات سے مونگوں کی چھ ہزار سے زائد اقسام ناپید ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں تیل اور کیمیائی آلودگی مونگا چٹانوں پر پائی جانے والی آبی حیات کو تیزی سے ختم کر رہی ہیں۔ جس سے مونگا چٹانوں کے بننے کا عمل گھٹ گیا ہے۔ حضرت انسان کے ہاتھوں قدرت کے کارخانے میں اس تخریبی کارروائی کے باعث جنوب مشرقی آسٹریلیا، جاپان کے اوکی ناکی اور مغربی جزائر، افریقہ، انڈونیشیا، جنوبی امریکہ کے مغربی اور وسطی ساحل، تائیوان، ہوائی، فجی، گریٹ بیریئر اور مینوتی جزائر کے بیشتر حصوں پر مشتمل مونگا چٹانوں کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ بحری آلودگی، بڑھتا ہوا عالمی درجہ حرارت اور بالائی بنفشی شعاعیں بھی مونگا چٹانوں کی تباہی کا باعث بن رہی ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 20/اپریل 2008ء)

☆☆☆

بقیہ از صفحہ 1

مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق واقفین نو وواقفات نو مقررہ تاریخ کو رجسٹریشن فارم حاصل کر لیں۔

☆عربی لیول 2۔(کلاس پنجم تا ہشتم) واقفین وواقفات نو

☆انگریزی لیول 2 (انٹرمیڈیٹ تا ایم اے) واقفات نو کے لئے

☆انگریزی لیول 2 (انٹرمیڈیٹ تا ایم۔اے) واقفین نو کے لئے

☆انگریزی لیول 4 (صرف لیول 3 پاس کرنے والی طالبات داخلہ لے سکتی ہیں)

واقفین نو وواقفات نو مورخہ 6/اکتوبر 2009ء کو وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ دارالرحمت وسطی (بیت نصرت) سے عصر تا مغرب رجسٹریشن فارمز حاصل کر لیں۔ سیکرٹریان وقف نو محلہ جات اور والدین سے تعاون کی درخواست ہے مزید معلومات اس نمبر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

فون نمبر 0476011966

(انچارج وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

☆......☆......☆

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویزبورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

آزمائشی دمہ کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید و بےضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
جوڑوں کا درد، گیس، تیزابیت، معدے کا السر، ہائی بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس۔
خصوصی کمزوری۔ بےاولادی بعیہ سپیمن پرابلم۔ بیٹیاں بیٹے کی خواہش
مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر فون: 001-416-832-7056
کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

خبریں

کراچی میں پولیس مقابلہ میں 6افراد جاں بحق

کراچی میں لیاری کے علاقے کلر کوٹ میں پولیس اور لیاری گینگ وار کے درمیان کئی گھنٹوں تک پولیس مقابلہ ہوتا رہا جس میں 2 کانسٹیبل ، 2راہگیر اور 2ملزم ہلاک ہو گئے۔ملزمان نے جدید اسلحہ،راکٹ لانچرز اور ہینڈ گرنیڈ استعمال کئے۔لیاری کا علاقہ عملاً میدان جنگ بن گیا۔حالات بے قابو ہونے پر فوج کوطلب کرلیا گیا۔

نواز شریف الیکشن نہیں لڑ سکتے

ایک خبر رساں ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف سعودی فرمانروا کے ساتھ معاہدہ کے مطابق الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔دوسری جانب مسلم لیگ (ن) نے اس کی تردید کرتے ہوئے خبر ایجنسی کے دعویٰ کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔خبر ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ میاں نواز شریف نے رمضان المبارک میں سعودی عرب کا دورہ کیا اور شاہ عبداللہ سے ملاقات کی تو انہیں باور کرایا گیا کہ وہ اس معاہدہ کا احترام کریں جو سعودی حکومت نے سابق صدر پرویز مشرف کے ساتھ کیا تھا۔خبر ایجنسی کے مطابق نواز شریف اس معاہدہ کے تحت دس سال تک انتخابات نہیں لڑ سکتے۔

بھارت کا تمام مگ 29 لڑاکا طیارے پاکستانی سرحد پر لگانے کا فیصلہ

بھارت نے اپنے تمام مگ 29 لڑاکا طیارے پاکستانی سرحد کے ساتھ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ادھمپور میں بھارت کے دوسرے سب سے بڑے ائیر بیس کے ائیر آفیسر کمانڈگ کموڈور ایچ ایس اروڑہ نے بتایا کہ فیصلے کا مقصد بھارتی فضائیہ کو مغربی سرحدوں پر ہمہ وقت تیاری کی حالت میں رکھنا ہے تا کہ کسی بھی حملے کی صورت میں فوری طور پر اس کا جواب دیا جاسکے۔

ناشتے میں پھلوں کے جوس پر دودھ کو ترجیح

ناشتے میں پھلوں کے جوس اور دودھ کے گلاس میں اگر انتخاب کرنا پڑے تو طبی ماہرین کی ہدایت یہ ہے کہ دودھ کو جوس پر ترجیح دی جائے۔جوس کی نسبت دودھ کے فوائد 25 گناہ زیادہ ثابت ہوئے ہیں۔

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جنوتھاں۔چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز،سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ائیر کنڈیشنر،ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی،بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان،شجر کار،ویجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی،اٹالین،سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ،گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئن اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج،سپلٹ اے سی،ڈیپ فریزر،واشنگ مشین،مائیکروویو اون،کوکنگ رینج، ٹیلیویژن،ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورانٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614

Cure Herbals™
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

دلہن جیولرز
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔اکتوبر

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:56
غروب آفتاب	6:50

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ،کینیڈا،آسٹریلیا،UK،سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
➔ Ahmadi Students already studying. Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
➔ English medium of instruction.
➔ Very appropriate tuition fee.
➔ Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

FD-10